Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۶/۶۱	۶ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ، ۱۸ وفا ۱۳۵۱ ہش، ۱۸ جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۶۲

اخبار احمدیہ

ربوہ — ۱۷ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ میرے فرزند الور محمود خان صاحب ایم ایس سی۔ ایم بی اے کو یکم وفا ۱۳۵۱ہش کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص دعا کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عزیزم کے نکاح کے موقع پر فرمایا:۔

"عبدالمالک خان صاحب کا ایک ہی بچہ ہے۔ ویسے تو دنیا میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن بہرحال جذبات بھی ہیں جو انسان کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اگلی نسل کو بہت زندگی، سعادت اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے لڑکے دے۔"

۱۵ اکتوبر ۱۹۷۱ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لڑکے کا نام ارشد محمود رکھا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے آمین

(عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان

مکرمی محمد اشرف صاحب ایم، ایس، سی ابن مکرم کیپٹن محمد اسلم صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ۲۸/۶ کو فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول گمبساؤ (نائیجیریا) پہنچ گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اُن کا وہاں جانا ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

اُن کی روانگی کے چند دن بعد اُن کی والدہ محترمہ انتقال فرما گئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ خدا تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ بالخصوص محمد اشرف صاحب کو کہ انہیں پردیس میں یہ خبر ملی۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

ضروری اعلان

تقرر امراء صاحبان جماعتہائے احمدیہ مغربی پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل احباب کو امراء اضلاع ۳۰ اپریل ۱۹۷۴ء تک منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں۔

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد
" مرزا عبدالرؤف صاحب " " کیمبلپور

ناظر اعلیٰ

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک ہی کامل انسان دنیا میں آیا۔ جس نے زمانہ دراز کے مُردوں کو زندہ کر دکھلایا

رُوحانی حیات بخشنے کا یہ نمونہ اُس ذات کامل الصفات نے دکھایا جس کا نام نامی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے

"حضرت مسیح کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہوں نے رُوحانی مُردوں کے زندہ کرنے میں قیامت کا نمونہ دکھلایا سراسر خیالِ محال اور دعویٰ بے دلیل ہے بلکہ یہ قیامت کا نمونہ رُوحانی حیات کے بخشنے میں اُس ذات کامل الصفات نے دکھایا جس کا نام نامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سارا قرآن اوّل سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسول اُس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دُنیا کی رُوح میں مر چکی تھیں اور فسادِ رُوحانی نے بَرّ و بحر کو ہلاک کر دیا تھا تب اس رسول نے آکر نئے سرے سے دُنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرۂ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے اور پھر اس رسول کی پیروی کے بعد کیا ہو گئے اور کیسی اُن کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق و صفا سے اُنہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا تو بلاشبہ اُن کی ثابت قدمی اور اُن کا صدق اپنے پیارے رسول کی راہ میں اُنکی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اُسکو نظر آئے گی۔ وہ پاک نظر اُن کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور اُنہوں نے فنافی اللہ ہو کر صدق اور راستبازی کے وہ کام دکھلائے جسکی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے اور جو کچھ انہوں نے عقائد کے طور پر حاصل کیا تھا وہ یہ تعلیم نہ تھی کہ کسی عاجز انسان کو خدا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کو بچوں کا محتاج ٹھہرایا جائے بلکہ انہوں نے حقیقی خدائے ذوالجلال جو ہمیشہ سے غیر متبدل اور حیّ و قیوم اور ابن اور اب ہونے کی حاجات سے منزہ اور موت اور پیدائش سے پاک ہے بذریعہ اپنے رسول کریم کے شناخت کر لیا تھا اور وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر یک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اُٹھے تھے۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسان دُنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ رُوحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظام رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اُسکے آنے سے قبریں کھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی اور اُس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی رُوحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں میں سے نکل آیا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷ تا ۲۰۸)

پبلشر:۔ مسعود احمد؛ پرنٹر:۔ عبدالحی ایم۔ اے؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ؛

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ وفا ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشیتِ اللہ اور محبّتِ الٰہی کا اَوجِ کمال

قبل ازیں ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ جون ۱۹۷۲ء کے حوالہ سے اِس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ خود قرآنِ مجید کی رو سے قرآن مجید کا اثر قبول کرنے اور اِس طرح اپنی زندگی پر پورا پورا انقلاب وارد کرنے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا دو اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔ ان میں سے ایک وصف خشیت اللہ ہے اور دوسرا محبّتِ الٰہی یعنی جب قرآنِ مجید کی تلاوت کے دوران اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات اور اس کی عظمت و جلالتِ شان کا ذکر آئے تو ہمارے دل خشیت سے بھر جانے چاہئیں اور انتہائی تذلّل اور فروتنی ہم میں پیدا ہونی چاہیئے اور جب اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات اور اس کے بے پایاں حسن و احسان کے جلووں کا ذکر آئے تو پھر ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی محبت، ذوق و شوق اور ولولۂ عشق سے معمور ہو جانے چاہئیں۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اِن اوصاف سے متصف ہو جائے اور پھر انہیں اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر کمال تک پہنچانے کی کوشش کرے تو پھر ہمارے لئے قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونا اور اس کے انوار و برکات سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرنا آسان ہو جائے گا اور ہمارے اندر دوسروں کو بھی قرآن مجید کے علوم و معارف سے بہرہ ور کرنے اور ان کے قلوب و اذہان کو اس کے انوار سے منور کرنے کی اہلیت پیدا ہوتی چلی جائے گی، اور اس طرح دنیا میں ہمارے ذریعہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض پوری ہوتی چلی جائے گی اور ہم عند اللہ سرخرو قرار پا سکیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے مذکورہ خطبۂ جمعہ میں یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ چونکہ خود اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بموجب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوّل المسلمین یعنی اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ اطاعت گزار ہیں اِسلئے خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کا سب سے اعلیٰ و ارفع نمونہ بھی آنحضورؐ نے ہی دُنیا کے سامنے پیش فرمایا اِس لئے نہ صرف ہمارے لئے بلکہ قیامت تک کرۂ ارض پر پیدا ہونے والے انسانوں کے لئے اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کے اوصاف کو کمال تک پہنچانے کے سلسلہ میں آنحضورؐ کے پیش کردہ اِس انتہائی ارفع و اعلیٰ نمونہ کی پیروی ضروری ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ کی ایک جھلک پیش کرتے ہیں تاکہ فضل عمر درس القرآن کلاس کے طلباء بالخصوص اور دیگر احبابِ جماعت بالعموم آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کر کے اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کو کمال تک پہنچانے کی مساعی کو تیز سے تیز تر کرتے چلے جائیں۔

یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حرکت و سکون خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کی آئینہ دار تھی اور اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آنحضورؐ کو اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا تھا لیکن علی الخصوص قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے وقت یا دوسروں سے قرآنِ مجید سنتے وقت یا نماز میں قرآنی سورتیں پڑھتے وقت خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کی ایک خاص کیفیت آنحضورؐ پر طاری ہو جاتی تھی۔ جو اس امر کی آئینہ دار ہوتی تھی کہ آپ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ کی جیتی جاگتی تصویر ہی نہیں ہیں بلکہ اس اعتبار سے انتہائی اَوجِ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جب آپ خود قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو آپ پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ کی جلالی صفات، نافرمان قوموں کی ہلاکت اور اخروی عذاب کے ذکر پر آپ خشیتِ الٰہی سے بھر جاتے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی جمالی صفات، اس کے حسن و احسان اور رحمتِ بے پایاں کا جہاں ذکر آتا آپ میں محبتِ الٰہی کا جذبہ اِس قدر جوش مارتا کہ آپ کا رواں رواں حمدِ الٰہی میں مصروف ہو جاتا۔ تلاوتِ قرآن کے وقت آپ کی اِس کیفیت کا کتب احادیث میں خاصی تفصیل سے ذکر آتا ہے۔

بعینہٖ یہی حالت آپ کی دوسروں سے کلام مجید سنتے وقت ہوتی تھی چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے انہیں قرآن مجید سنانے کا ارشاد فرمایا۔ انہوں نے سورۃ النساء کی تلاوت شروع کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِنْ تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفْھَا وَیُؤْتِ مِنْ لَّدُنْہُ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیْدٍ وَّجِئْنَا بِکَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَہِیْدًا ۝ (النساء آیت ۴۱، ۴۲) یعنی اللہ ہرگز بھی ایک ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کریگا، اور اگر کسی کی کوئی نیکی ہوگی تو اُسے بڑھائے گا اور اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دیگا۔ اور انکا کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک جماعت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تجھے ان لوگوں کے متعلق بطور گواہ لائیں گے۔) تو یکدم اُن کے کان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھرّائی ہوئی آواز آئی آپ فرما رہے تھے "عبداللہ بس کرو، عبداللہ بس کرو"۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جب نظر اُٹھائی تو دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہیں اور آپ حمدِ الٰہی میں مصروف ہیں۔ اِن آیات میں چونکہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلال اور صفاتِ جمال دونوں کا ذکر تھا اِس لئے آپ خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی سے بھر گئے اور آپ پر رقت کا عالم طاری ہو گیا حتیٰ کہ آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے اور آپ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ کی زندہ تصویر نظر آنے لگے۔ اور بالخصوص نماز تہجد کے دوران قرآن مجید کی آیات تلاوت کرتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خشیت اور محبّتِ الٰہی کا جذبہ انتہائی عروج اور اوجِ کمال پر پہنچا ہوا ہوتا تھا۔ ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن شخیر کی ایک روایت درج ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد ادا کرتے دیکھا۔ اُس وقت آنحضورؐ پر خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کے غلبہ کا یہ عالم تھا کہ آنکھوں سے آنسو جاری تھے روتے روتے اِس قدر ہچکی بندھ گئی تھی کہ یُوں معلوم ہوتا تھا کہ چکی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل رہی ہے۔ رات کی خاموش گھڑیوں میں آنحضورؐ جس ذوق و شوق اور وجد کی حالت میں نماز پڑھتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا نقشہ اِن الفاظ میں کھینچا ہے:-

"کبھی پوری پوری رات آنحضرتؐ کھڑے رہتے، سورۃ بقرہ، سورۃ آلِ عمران اور سورۃ نساء (جو قرآن مجید کی سب سے بڑی سورتیں ہیں) پڑھتے۔ جب کوئی خوف اور خشیت کی آیت آتی تو خدا تعالیٰ سے دعا مانگتے اور پناہ طلب کرتے۔ جب کوئی رحمت اور بشارت کی آیت آتی تو اسکے حصول کی دُعا مانگتے" (بحوالہ مسند احمد بن حنبل)

پھر حدیثوں میں آتا ہے کہ نماز تہجد کے دوران آنحضورؐ قرأت اتنی زور سے فرماتے کہ دُور دُور تک آواز جاتی اور لوگ اپنے بستروں پر پڑے پڑے آپ کی آواز سُنتے۔ کبھی کبھی ایسی آیت آجاتی کہ آپ اسی کے ذوق میں محو ہو جاتے۔ حضرت ابوذرؓ ایسی ہی ایک آیت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضورؐ نے یہ آیت بھی پڑھی اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ (المائدہ آیت ۱۱۹) یعنی اگر تُو انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو انہیں بخشنا چاہے تو تُو بہت غالب اور بڑی حکمتوں والا (خدا) ہے۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ کی جلالی اور جمالی ہر دو قسم کی صفات کے تذکرہ پر آنحضورؐ پر خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کا ایک ایسا عالم طاری ہوا کہ آپ بار بار یہی آیت پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ صبح تک یہی آیت پڑھتے رہ گئے اور مزید اور کوئی آیت نہ پڑھ سکے۔

الغرض قرآن کریم کے اثر کو قبول کرنے اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہونے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کو اوجِ کمال اور انتہا تک پہنچانے کا ایسا اعلیٰ و ارفع نمونہ پیش کیا جو تاقیامت نوعِ انسان کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنا کر حیاتِ ابدی کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔ ہمارے لئے جن کے کندھوں پر اللہ تعالیٰ نے اِس زمانہ میں قرآنی علوم و معارف اور انوار و برکات کو ساری دنیا میں پھیلانے کی ذمہ داری ڈالی ہے آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کے اوصاف سے متصف ہو کر خود قرآنی علوم و معارف اور انوار و برکات سے بہرہ ور ہونا ضروری ہے بالخصوص درس القرآن کلاس میں شرکت کرنے والے احباب کا یہ فرض ہے کہ وہ آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ کو ذہن میں رکھ کر خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی سے اپنے آپ کو خاص تعہد کے ساتھ متصف کریں اور پھر قرآنی علوم و معارف اور انوار و برکات سے بہرہ ور ہونے کے اِس انمول موقع سے صحیح رنگ میں پورا پورا فائدہ اُٹھائیں اور پھر اِس ابتداء کے بعد اپنی اپنی استعداد کے مطابق خشیت اللہ اور محبّتِ الٰہی کو اس کی انتہا تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۲

مجالس کے اسلامی آداب

(مکرم نسیم مہدی صاحب ربوہ)

تیسرا ادب

اللہ تعالیٰ عزّ و علا فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ
النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ
لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ
نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ
اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا
فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا
وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ
لِحَدِيْثٍ .... الخ

(الاحزاب ۵۴)

ترجمہ: اے مومنو! نبی کے گھروں میں سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لئے بلایا جائے، ہرگز داخل نہ ہوا کرو۔ وہ بھی اس شرط سے کہ کھانا پکنے کے انتظار میں نہ بیٹھے رہا کرو۔ اور نہ باتیں کرنے کے شوق میں بیٹھے رہا کرو۔ ہاں! جب تم کو بلایا جائے تو ضرور جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو اپنے اپنے گھروں کو چلے جایا کرو۔"

اس آیت سے ہمیں مندرجہ ذیل سبق ملتے ہیں:-

ا۔ جب کسی خصوصی مجلس میں آنے کی دعوت دی جائے تو اس میں اسی صورت میں شامل ہونا چاہیئے۔

ب۔ کسی مجلس میں (خاص طور پر جو کھانے کی ہو) وقت سے بہت پہلے چلے جانا نامناسب ہے۔

ج: جس مقصد کے لئے وہ مجلس منعقد کی گئی ہو وہ جب پورا ہو جائے تو وہاں سے رخصت ہو جانا ہی بہتر ہے۔ بے مقصد وقت ضائع کرنا کوئی مستحسن عمل نہیں جب کہ اس سے دوسرے کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہو۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان احکام میں تو بیوت النبی کہا گیا ہے عام لوگوں کے لئے اب یہ حکم کس طرح معمول بہ بن سکتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کا کوئی حکم منسوخ نہیں اور جو احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کو دیئے گئے وہ ان کے واسطے سے اب بھی اپنے اپنے محل اور موقع کے مطابق ساری امت کے لئے واجب العمل ہیں۔

چوتھا ادب:

قرآن عظیم فرماتا ہے:-

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا
مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ
لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى
يَسْتَاْذِنُوْهُ۔

(النور آیت ۶۳)

ترجمہ: صرف وہی لوگ مومن کہلانے کے مستحق ہیں جو اللہ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں اور جب کسی قومی کام کے لئے اس (یعنی رسولؐ) کے پاس بیٹھے ہوئے ہوں تو اٹھ کر نہیں جاتے جب تک اجازت نہ لے لیں۔

اس آیت میں کسی خصوصی مجلس سے جاتے وقت اجازت لینے کی تاکید کی گئی ہے۔

پانچواں ادب:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ:-

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا
زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(الاعراف آیت ۳۲)

ترجمہ: اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"یعنی مسجد جانے سے پہلے ہی اپنے دلوں کو پاک کر لیا کرو اور ظاہری صفائی کپڑوں اور بدن کی بھی کر لیا کرو"

(تفسیر صغیر صفحہ ۱۹۳)

سنت نبوی سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں جاتے وقت (خاص طور پر جمعہ، عیدین) اور دیگر مجالس کے لئے) مسواک کرنا، نہانا، صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا ضروری ہے۔

آداب مجالس احادیث کی رُو سے

جب کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے۔ کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا البتہ......

...اگر مجلس میں کوئی خاص گفتگو ہو رہی ہے تو نئے آنے والے کو یہ چاہیئے کہ خواہ مخواہ سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کر کے سلسلۂ گفتگو میں مزاحم نہ ہو بلکہ چاہیئے کہ چپکے سے نظر بچا کر بیٹھ جاوے پھر موقعہ سے سلام وغیرہ کر سکتا ہے۔ یہ ایک عام اور معروف صورت ہے اس لئے ہر مسلمان کو سلام کرنے کے آداب سے واقف ہونا چاہئے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سلام کہنے کا کیا طریق تھا اس بارہ میں مندرجہ ذیل حدیث ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

يسلّم تسليما لا يوقظ
النائم ويسمع اليقظان

(ترمذی)

کہ حضورؐ سلام کہتے تو اس میں ماحول کے آداب ہمیشہ آپ کے مدّنظر رہتے نہ تو آپ کی آواز اتنی بلند ہوتی کہ سویا ہوا شخص جاگ اٹھے اور نہ اتنی دھیمی کہ جاگتا ہوا بھی نہ سُن سکے۔

۲۔ دوسرا ادب یہ ہے کہ انسان کو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائے کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنا یا لوگوں کے کندھوں پر سے پھلانگتے ہوئے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا معیوب ہے۔

حدیث نبوی ہے:-

عن ابن عمر قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم
لا يقيمنّ احدكم رجلًا
من مجلسه ثم يجلس
فيه ولكن توسعوا و
تفسحوا (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے "وسعتِ قلبی" سے کام لو کھل کر بیٹھو اور دوسرے کے لئے بھی گنجائش نکالو۔

۳: مجلس کا تیسرا ادب یہ ہے کہ اگر دو آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو آنے والے شخص کو چاہیئے کہ اجازت کے بغیر ان کے درمیان گھس کر بیٹھنے کی کوشش نہ کرے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

لا يحل لرجل ان يفرق
بين اثنين الا باذنهما

(ترمذی)

ترجمہ: کوئی شخص دو اشخاص کے درمیان، ان دونوں کی اجازت کے بغیر بیٹھنے کی کوشش نہ کرے۔

۴: اگر مجلس میں لوگ ایک حلقہ بنا کر بیٹھے ہوں تو اس کے درمیان بیٹھنا بدتہذیبی ہے بلکہ درست طریق یہ ہے کہ اس حلقہ میں بیٹھ جائے اور اگر آدمی زیادہ آجائیں تو حلقے کو مزید وسیع کر لیا جائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے اس شخص پر لعنت ڈالی ہے جو اپنی معتبری کے اظہار کے لئے حلقے کے درمیان آ بیٹھے۔ (ترمذی)

۵: بعض لوگوں کا قول ہے کہ کہ اگر کوئی معزز شخص مجلس میں آئے تو اس کے احترام میں کھڑے نہیں ہونا چاہیئے۔ اور وہ اس حدیث کو اپنی دلیل بناتے ہیں:

عن انس قال لم يكن
شخص احب اليهم من
رسول الله صلى الله عليه
وسلم وكانوا اذا راوه
لم يقوموا لما يعلمون
من كراهية لذلك (ترمذی)

ترجمہ، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کوئی شخص محبوب نہ تھا لیکن جب انہیں اس بات کا علم ہوا کہ کسی کے احترام کے لئے کھڑا ہونا حضور کو ناپسندیدہ ہے۔ تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوا کرتے تھے۔"

طیبی نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ شاید کراہت محبت اور اتحاد کے سبب سے ہو چونکہ آنحضرتؐ کا صحابہ سے زیادہ اتحاد تھا اس واسطے آپ نے اس تکلیف کو بھی رفع کر دیا جیسا کہ خود یہی حدیث اس پر دال ہے کہ ان کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام ادیان میں اسلام کی عالمگیر امتیازی شان

اس زمانہ میں تحریک احمدیت نے اسے زندہ کیا ہے

محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل

قرآن مجید نے توحید باری تعالیٰ کی روشنی میں یہ اعلان فرمایا ہے کہ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں ان سب رسولوں کا مشترکہ مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو توحید کی طرف توجہ دلائیں اور شرک سے روکیں۔

قرآن مجید نے ہر ملک اور ہر قوم میں نبیوں کی بعثت کو تسلیم کرکے وحدتِ ذاتِ خالق اور وحدتِ اقوامِ عالم کی بنیاد رکھدی۔ سیدنا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالمگیر رسول ہونا ساری قوموں، ساری نسلوں اور سارے زمانوں کے لئے رسول ہونا اسی کی تکمیل ہے

اسلام کا یہ عقیدہ اور یہ نظریہ قوموں اور مذاہب میں ایسی رواداری پیدا کرتا ہے اور ایسی اتحاد کی اساس قائم کرتا ہے جس کی مثال موجود نہیں اور حقیقت اس اساس کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا یہ اسلام کی ایسی امتیازی شان ہے جو اسے تمام دینوں پر فوقیت دے دیتی ہے۔ قرآن کریم کی اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ مسلمان ساری قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو بنیادی طور پر منجانب اللہ مانتے ہیں اور دل سے ان کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ اسی لئے مسلمان پیشوایانِ مذاہب میں سے کسی کی شان میں نازیبا کلمہ استعمال نہیں کر سکتے۔

قرونِ وسطیٰ میں اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دوری کا ایک نتیجہ یہ پیدا ہو گیا تھا کہ مسلمانوں کے کچھ طبقے مذہبی تعصب کے غلط رستے پر گامزن ہو گئے اور وہ دوسرے مذاہب کے انبیاء کے متعلق اسلام کی عمومی تعلیم کو نظر انداز کرنے لگ گئے۔ وہ ان نبیوں کو تو ان کا احترام کرتے تھے جن کا ذکر قرآن مجید نے نام لے کر کیا ہے لیکن قرآن پاک اس اصولی تعلیم سے کہ ہر قوم میں خدا کے سچے رسول آئے ہیں بے بہرہ ہو گئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں اسلام کی عالمگیر تبلیغ کا رستہ مسدود ہونے لگا تھا ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعے قرآن مجید کی اس عالمگیر امن والی تعلیم کو تازہ و شائع فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر ملک میں سچے پیغمبر مبعوث فرمائے ہیں۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں کی عزت کریں اور ان کا نام ادب سے لیں اس زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ ہی اس قرآنی تعلیم کا احیاء ہوا ہے دیکھئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کس محبت و پیار اور زبان سے اس قرآنی تعلیم کا تذکرہ کرتے ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں۔ اور خدا تعالیٰ نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت و عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی وہ اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ ۷-۶)

آج اگر ساری قومیں اس صداقت کو اپنا لیں تو مذہبی دنیا میں اتفاق و اتحاد کی عمارت استوار ہو جاتی ہے سب نبیوں کی عزتیں محفوظ ہو جاتی ہیں۔

دوسری قومیں اس زرین اصول کی قدر کو جانیں یا نہ جانیں مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس کو عملی طور پر اپنائیں اور ہر قوم کے مقدس انسانوں کی عزت کریں ان کی اچھی باتوں کو اختیار کریں اور علم و روحانیت کے جو سوتے مختلف قوموں میں پھوٹے تھے ان کی بھی اپنے رنگ میں قدر کریں تاہم یہ صداقت اپنی جگہ پر قائم و دائم ہے کہ قرآن پاک تمام آسمانی صداقتوں کا جامع ہے اور اس کی پیروی کے بغیر آج انسان نجات نہیں پا سکتا۔

قرآن مجید کا یہ اصول جس طرح اس کی عظمت و انفرادیت کا شاہد ہے اسی طرح احمدیت کا اس کو اس زمانہ میں اپنا کر اس پر عمل پیرا ہونا اور اس کی بنیاد پر ساری قوموں میں تبلیغ اسلام کرنا اس کا خاص امتیاز ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ آمین۔

عشرۂ وصولی خدام الاحمدیہ

یکم اگست تا ۱۰ اگست
یکم ظہور تا ۱۰ ظہور

ماہ جولائی خدام الاحمدیہ کا نواں مہینہ ہے۔ اس وقت تک ہر مجلس کی طرف سے کل بجٹ کا ۳/۴ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے تھا۔ سوائے چند ایک مجالس کے باقی سب مجالس کی وصولی میں بہت زیادہ کمی ہے۔ سال ختم ہونے میں تین ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے لہذا درخواست ہے کہ ہر مجلس یکم اگست تا ۱۰ اگست عشرۂ وصولی منائے۔ اس عشرہ کے دوران سارے سال کا بجٹ وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے اسی طرح اس عشرہ کے دوران نئے سال کا بجٹ بھی تیار کر کے بھجوا دیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قائدین کرام کو بذریعہ اعلانات معلوم ہو چکا ہو گا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۵-۶-۷ اخاء/اکتوبر ۱۳۵۱ ھش ۱۹۷۲ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع کر دیں۔
۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں
۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کریں۔
۴۔ مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم صوبیدار میجر عبد القادر صاحب ۵ رجولائی ساڑھے چار بجے صبح بروز بدھ طویل علالت کے بعد بعمر ۸۰ سال اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔ والد مرحوم چونکہ موصی تھے ان کو ان کے آبائی گاؤں میں امانتاً دفن کیا گیا ہے آپ نے فروری ۱۹۴۱ء میں بیعت کی اور قریباً ۲۰ سال اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(کیپٹن محمد اکبر ساہی ایبٹ آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس کے اسلامی آداب

بقیہ صفحہ : ۳

کوئی شخص زیادہ عزیز نہ تھا اور ظاہر ہے جس قدر اتحاد ہوگا اسی قدر تکلفات دور ہوتے جائیں گے ہر حال تعظیماً کھڑے ہونا یا نہ ہونا زمانے اور حالات اور شخص پر موقوف ہے اگر اس زمانے میں عادت تعظیماً ایک دوسرے کے واسطے کھڑا ہونے کی ہو یا وہ آدمی ذی عزت ہو یا نیا ملنے والا آیا ہو تو اس کے واسطے کھڑے ہونا جائز ہے۔"

(ترمذی جلد ۲)

میرے خیال میں اس بات کو دلیل بنانا کہ چونکہ حضورؐ کے آنے پر صحابہؓ کھڑے نہ ہوتے تھے اس لئے اب کسی کے لئے بھی تعظیماً کھڑے نہیں ہونا چاہیئے درست نہیں۔ بات یہ ہے کہ حضور چونکہ بہت زیادہ منکسر المزاج تھے اور اس کی تمنا نہیں رکھتے تھے کہ ان کے لئے کوئی اٹھے نیز آپ صحابہؓ میں کثرت سے آکر رونق افروز ہوتے تھے۔ اور یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ صحابہ کو آپ کے بار بار آنے سے تکلیف ہو۔ اس لئے آپ نے صحابہؓ کو منع فرما دیا اور صحابہ کو بھی یہ بات ماننی پڑتا۔ (باقی)

اعلان نکاح

مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب ساکن دولم کا نکاح عزیزہ نصرت ناہید بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن قادر آباد کے ساتھ بعوض مبلغ ۷۰۰ روپیہ حق مہر مکرم قریشی فضل کریم صاحب نے باجازت امیر صاحب مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب مورخہ ۱۶/۶/۷۲ بروز جمعہ بمقام مسجد دار الذکر بعد از نماز جمعہ پڑھا

احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(منیجر)

ماہنامہ الفرقان کے متعلق ضروری اعلان

جولائی اور اگست کا شمارہ

فرقان نمبر ۱۵ اگست کو شائع ہوگا

خریداران الفرقان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہ جولائی کا نمبر علیحدہ شائع نہیں ہوا۔ بلکہ دوگنے حجم پر جولائی اور اگست کا پرچہ بطور فرقان نمبر ۱۵ اگست کو شائع ہوگا۔ جس میں نہایت مفید اور اہم مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

شفا خانہ حیوانات ضلع جھنگ میں دیسی ادویات سال ۷۳-۱۹۷۲ء کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر انیمل ہسبنڈری جھنگ میں مورخہ ۲۱/۷/۷۲ کو ۱۱½ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔

ٹنڈر بغیر زر ضمانت مبلغ تین ہزار قابل قبول نہ ہوگا۔ فہرست ادویات و اشیاء مع شرائط ٹنڈر دفتری اوقات میں کسی روز دیکھی جا سکتی ہیں۔

اسسٹنٹ ڈائریکٹر
انیمل ہسبنڈری جھنگ

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ گزشتہ دو سال سے قائم ہے۔ جہاں پر شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ سکھانے کا انتظام ہے۔ آج کل کی دنیا میں یہ دونوں ہنر بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے طالب علموں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے نائٹ کلاسز کا انتظام بھی موجود ہے۔

۱۔ فیس داخلہ ایک روپیہ
۲۔ فیس شارٹ ہینڈ ۵ روپے ماہوار
۳۔ فیس ٹائپ رائٹنگ ۵ روپے ماہوار

معلومات حاصل کرنے کے لئے ۲ بجے بعد دوپہر تا شام ۷ تشریف لائیں۔

مہتمم صنعت و تجارت
مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر بہت سے غمگسار اور ہمدرد احباب نے ذاتی طور پر گھر پر (ربوہ اور شکارپور) تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ مجھ سے اور دوسرے لواحقین سے تعزیت فرمائی ہے میں اپنے جملہ بہن بھائیوں اور لواحقین کی طرف سے ان تمام احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ان کی پر خلوص غمخواری کا اپنے پاس سے بہتر صلہ بخشے۔ نیز والدہ صاحبہ مرحومہ کی بلندئ درجات کے لئے مزید دعا کی درخواست ہے

شیخ عبد الرشید شرما
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شکارپور (سندھ)

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۵)

۱۸۱	مستری اللہ دتا صاحب، سیکرٹری مال کوئٹہ	۱۵٫۰۰ روپے
۱۸۲	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۸۳	نواب دین صاحب سیکرٹری مال ہیرکوٹ ثانی	۳۱٫۰۰ روپے
۱۸۴	بریگیڈیئر اقبال احمد صاحب شمیم دار الصدر ربوہ	۶۲٫۵۰ روپے
۱۸۵	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۸۶	ملک محمد شفیع صاحب دار الرحمت ربوہ	۲۰٫۰۰ روپے
۱۸۷	مخدوم شاہد نواب صاحب بھیرہ	۳۰٫۰۰ روپے
۱۸۸	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ اسلام آباد	۷۶٫۰۰ روپے
۱۸۹	صفیہ بشیر بیگم صاحبہ کوئٹہ	۲۰٫۰۰ روپے
۱۹۰	امین الملک صاحب، ڈسکہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۹۱	جماعت احمدیہ وہدبسرا ضلع سیالکوٹ	۱۲۲٫۲۵ روپے
۱۹۲	اہلیہ ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب گوجر خان	۱۰٫۰۰ روپے
۱۹۳	راحت اورنگ زیب، خان صاحب گوجر خان	۵۰٫۰۰ روپے
۱۹۴	بیگم عبد القادر صاحب آف نواب شاہ	۳۰٫۰۰ روپے
۱۹۵	سید نعمت اللہ صاحب مانسہرہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۹۶	طارق احمد صاحب سوہنگی گوجرانوالہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۹۷	ملک محمود احمد صاحب گوجرانوالہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۹۸	محمد اشفاق صاحب گوندل گوجرانوالہ	۱۰٫۰۰ روپے
۱۹۹	عبد الغنی صاحب درویش گوجرانوالہ	۲۵٫۰۰ روپے
۲۰۰	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ حیدر آباد	۱۲٫۰۰ روپے
۲۰۱	والدہ صاحبہ چوہدری حفیظ الدین صاحب ساہیوال	۲۰٫۰۰ روپے
۲۰۲	رضیہ بیگم صاحبہ ساہیوال	۱۰٫۰۰ روپے
۲۰۳	ڈاکٹر عبد الحمید صاحب لیاقت آباد کراچی	۱۰۰٫۰۰ روپے
۲۰۴	مسز راضیہ قمر صاحبہ لندن	۱۵٫۰۰ روپے
۲۰۵	ماہرہ بیگم دختر منصورہ بیگم صاحبہ لندن	۱۲٫۰۰ روپے
۲۰۶	حسن آرا منیر بیگم میجر منیر احمد صاحب شہید سیالکوٹ شہر	۵۰٫۰۰ روپے
۲۰۷	لجنہ اماء اللہ شاہدرہ ٹاؤن	۱۱٫۰۰ روپے
۲۰۸	ڈاکٹر بیگم امۃ الحفیظ خان صاحبہ گارڈن ایسٹ کراچی ۵	۵۰٫۰۰ روپے
۲۰۹	خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد طفیل صاحب محلہ بجلی گھر سیالکوٹ	۱۰٫۰۰ روپے
۲۱۰	ملک فضل حق خان صاحب دستگیر کالونی کراچی	۱۰٫۰۰ روپے
۲۱۱	لطف المنان خان صاحب کوئنز روڈ لاہور	۱۵٫۰۰ روپے
۲۱۲	بشریٰ حفیظ صاحبہ آف ساہیوال	۲۰٫۰۰ روپے
۲۱۳	چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ ماڈرن ٹاؤن لاہور	۳۰٫۰۰ روپے
۲۱۴	فضیلت بیگم صاحبہ احمد پور شرقیہ	۱۰٫۰۰ روپے
۲۱۵	چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد	۱۰۰٫۰۰ روپے
۲۱۶	چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰٫۰۰ روپے
۲۱۷	بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۵٫۰۰ روپے
۲۱۸	رشید الدین صلاح الدین صاحبان ملتان	۲۰٫۰۰ روپے
۲۱۹	ملک عبد القیوم صاحب ابن ملک عبد الرب صاحب ربوہ	۲۰٫۰۰ روپے
۲۲۰	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰٫۰۰ روپے
۲۲۱	بیگم ڈاکٹر اظہار الحسن صاحب سرگودھا	۱۰٫۰۰ روپے
۲۲۲	ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اوکاڑہ	۱۰٫۰۰ روپے
۲۲۳	ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پاڑہ چنار	۲۰٫۰۰ روپے
۲۲۴	بیگم صاحبہ لیفٹیننٹ جنرل عبد العلی ملک منگلا کینٹ	۳۰٫۰۰ روپے
۲۲۵	بیگم کرامت اللہ صاحب، کراچی	۱۵٫۰۰ روپے
۲۲۶	خالد احمد صاحب معرفت غلام حسین صاحب چونترہ	۱۰٫۰۰ روپے
۲۲۷	ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور	۴۰٫۰۰ روپے

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید اپنے بندوں کے نام خدا تعالیٰ کا خط ہے ہر ایک کو اس کے مضمون اور مفہوم سے آگاہ ہونا ضروری ہے

تم میں سے جتنے بھی ان پڑھ ہیں انہیں دوسروں سے زیادہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"قرآن کریم ایک خط ہے جو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے نام لکھا ہے۔ لیکن وہ کیسا مسلمان ہے جو اسے پڑھتا نہیں بلکہ جیب میں ڈالے پھرتا ہے کیا تم میں سے ایسا کوئی شخص ہے کہ اسے ماں باپ بہن بھائی بیوی بچوں یا دوسرے عزیزوں کا خط آئے اور وہ اسے جیب میں ڈال دے پڑھے نہیں۔ اگر تمہیں کسی عزیز کا خط ملتے ہی یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے کہ میں اسے پڑھوں تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمیں محبت بھی ہو اور پھر وہ خط لکھے اور ہم پڑھیں نہیں۔ اگر واقعہ میں قرآن کریم خدا تعالیٰ کا خط ہے جو اس نے اپنے بندوں کو لکھا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خط اس کے پاس ہو اور پھر وہ چپ کر کے بیٹھا رہے اس کا ترجمہ نہ سیکھے۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل سے یہ مثال سنی ہے کہ جب کوئی ان پڑھ ہوتا ہے وہ خط پڑھوانے کی زیادہ کوشش کرتا ہے کبھی بڑھیا کے پاس اس کے بیٹے کا خط آتا ہے تو وہ ملّاں کے پاس جاتی ہے اور اسے کہتی ہے کہ میاں! میرے بیٹے کا خط پڑھ دو وہ خط پڑھ دیتا ہے تو اسے تسلی نہیں ہوتی پھر وہ کسی اور کو دکھاتی ہے اور سمجھتی ہے کہ وہ پڑھا ہے تو وہ اس کے پاس جاتی ہے اور کہتی مجھے میرے بیٹے کا خط سنا دو۔ اسی طرح جب تک وہ سات آٹھ آدمیوں سے اپنے بیٹے کا خط نہیں سن لیتی اسے تسلی نہیں ہوتی۔ پس تم میں سے جتنے بھی ان پڑھ ہیں انہیں دوسروں سے زیادہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر کسی چیز کو سیکھنے کی کوشش کی جائے تو وہ ضرور آجاتی ہے ایک بزرگ کا واقعہ لکھا ہے کہ وہ ایک بادشاہ کے وزیر تھے انہیں علم سیکھنے اور سکھانے کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے شہر کے لوگوں سے کہا مجھے چالیس لڑکے دے دو اور انہیں بارہ سال تک میرے پاس رہنے دو۔ اس کے بعد وہ جو چاہیں کریں۔ لوگوں کو ان پر اعتبار تھا انہوں نے اپنے لڑکے دے دیئے۔ اس بزرگ نے ایک مکان لے لیا۔ اور خود بھی اس میں آگئے اور کچھ استاد رکھ لئے ان کا طریق یہ تھا کہ صبح کے وقت اٹھتے اور قرآن کریم بچوں کے سامنے رکھ دیتے اور کہتے تلاوت کرو۔ اس کے بعد تہجد پڑھواتے۔ پھر صبح کی نماز کا وقت ہو جاتا تو ان سے اذان دلواتے۔ اذان اور نماز کے درمیان انہیں قرآن کریم کی ایک آیت بتا دیتے اور کہتے اسے یاد کرلو۔ پھر صبح کی نماز پڑھواتے اور نماز کے بعد ایک حدیث یاد کرواتے۔ اس کے بعد انہیں باہر لے جاتے اور ورزش کرواتے جب دھوپ سر پر آجاتی تو انہیں دریا کے کنارے لے جاتے اور انہیں تیراندازی سکھاتے جب ورزش اور تیراندازی کرکے واپس آجاتے تو انہیں دو تین چھوٹے چھوٹے اسباق اس رنگ میں دیتے کہ ایک چھوٹا سا مسئلہ نحو کا بتا دیا۔ ایک چھوٹا سا مسئلہ صرف کا بتا دیا اور کسی بڑے شاعر کا ایک شعر بتا دیا اور اس کی لغت یاد کرا دی۔ پھر ظہر کا وقت آجاتا نماز پڑھواتے اور نماز کے بعد لڑکوں کو کوئی عربی کی ایک ضرب المثل یاد کرا دیتے کوئی ایک فقہ کا مسئلہ بتا دیتے یا منطق کا کوئی مسئلہ بتا دیتے۔ پھر عصر کی نماز کا وقت آجاتا۔ عصر کی نماز پڑھواتے اور اس کے بعد انہیں باہر لے جاتے اور وہاں فنونِ جنگ کی مہارت کرواتے اس طرح وہ سارا دن انہیں مختلف کام سکھانے میں لگے رہتے۔ بارہ سال کے اندر اندر انہوں نے ان لڑکوں کو قرآن و حدیث کا پورا ماہر بنا دیا۔ قرآن کریم کا حافظ بنا دیا۔ پورا منطقی اور پورا فقیہہ بنا دیا اور اس کے ساتھ انہیں پورا سپاہی بھی بنا دیا۔ غرض ایک ایک چیز کا روزانہ یاد کر لینا کوئی مشکل بات نہیں تو روزانہ چند آیات یاد کر لو تو بڑی آسانی کے ساتھ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ سکتے ہو بعض آیات تو بہت چھوٹی ہوتی ہیں اگر انہیں دوسری چھوٹی آیات کے ساتھ ملا کر بڑی آیات کے برابر سمجھ لیا جائے۔ اور اڑھائی تین سطروں کا بھی روزانہ اندازہ رکھا جائے تو بڑی آسانی کے ساتھ تم تین سال کے اندر اندر پورے قرآن کریم کا ترجمہ سیکھ سکتے ہو یہ سکیم بچوں میں بھی شروع کرنی چاہیئے اور اگر لجنہ اماء اللہ بھی اس سکیم کو اپنا لے تو پھر مائیں اپنے بچوں کو قرآن کریم کا ترجمہ پڑھا سکتی ہیں۔ تم بے شک خادم دین ہو لیکن اگر تمہیں خدمت کے طریق کا ہی پتہ نہ لگے تو تم کروگے کیا۔ بے شک پانی پلا دینا اور مسجد کی صفائی کر دینا بھی اچھے کام ہیں مگر قرآن کریم میں اور بھی ہزاروں احکام ہیں اور جب تم انہیں جانتے ہی نہیں تو تم ان پر عمل کیسے کر سکتے ہو۔ خادم کے لئے ضروری ہے کہ اسے آقا کی مرضی معلوم ہو۔"

(مشعل راہ ۔ ۶۲۸ تا ۶۳۰)

بکر

فضل عمر درس القرآن کلاس کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اہم اعلان

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"ہماری فضل عمر تعلیم القرآن کلاس جولائی کے وسط میں شروع ہو رہی ہے۔ اس دفعہ گزشتہ سال کے اعلان کے مطابق اس کلاس کے انعقاد میں ایک بنیادی تبدیلی یہ کی گئی ہے کہ اس کے لئے چار ہفتوں کا جو کورس مقرر ہے اس میں سے پہلا ہفتہ ضلع کی جماعتوں نے کلاس لینی ہے۔

گزشتہ سال ہمارے دیہاتی بچے جن کی تربیت کو نظرانداز کیا گیا تھا جب ربوہ آئے تو وہ آداب مسجد سے بھی واقف نہیں تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ اعتراض کرنے والے ضلع کے ایک ذمہ دار عہدیدار ہی تھے۔ جنہوں نے ان کی صحیح تربیت نہیں کی۔

پس ایک تو ربوہ میں رہ کر اس کلاس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی خاطر میں نے یہ حکم دیا تھا کہ پہلا ہفتہ اضلاع یہ کلاس لیں اور پھر دوسرا تیسرا، اور چوتھا ہفتہ یہ کلاس ربوہ میں منعقد ہو۔ ربوہ میں جب یہ کلاس شروع ہوگی تو اس میں ہمارا وہی نوجوان شامل ہو سکے گا جو پہلے ہفتہ کا کورس اپنے ضلع میں مکمل کر چکا ہوگا ورنہ اسے وہاں سے واپس کر دیا جائے گا۔ اس لئے اضلاع کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو ربوہ بھیجنے کی خواہ مخواہ تکلیف نہ کریں۔"

(رابطہ نشیبی ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ محترم مبشر احمد صاحب طاہر لسبیلہ سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ان کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ میرے بڑے بھائی محترم نیاز احمد مرزا تقریباً چھ ماہ سے بھارت میں بطور جنگی قیدی مقیم ہیں۔ بزرگان جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے اور جلد وطن واپسی ہو۔ (آمین)

(سعید احمد کوارٹر نمبر ۲۲۴/۴۹۲ واہ کینٹ)

۳۔ میری خالہ جو کہ بحرین میں مقیم ہیں ان کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔

احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

پیارا احمد
دارالصدر غربی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴